ارضِ اللہ پر اللہ کا گھر بھی نہیں بن سکتا؟ اگر مساجد واقعی سی۔ڈی۔اے کی اجازت سے نہ بنی ہیں تو بھی کوئی قیامت نہیں آ گئی۔ یہ کوئی بڑا مسئلہ نہ تھا اور نہ مساجد گرانے کا کوئی جواز تھا۔ آسان بات تھی۔ آسان حل تھا کہ جگہ مساجد کو الاٹ کر دی جاتی۔ رہا یہ کہ مساجد سی۔ڈی۔اے کے حکام کی ناک کے نیچے بستی رہیں......اور وہ سوتے رہے...... تو حکومت کو چاہیے تھا کہ سی۔ڈی۔اے کے ذمہ دار لوگوں سے جواب طلب کرتی......لیکن مساجد کا گرانا ہرگز جائز نہ تھا۔ اب بھی یہی حل ہے کہ سی۔ڈی۔اے انھی جگہوں پر مساجد بنا کر دے جہاں سے یہ گرائی گئی ہیں اور ساتھ وہ لوگ توبہ کریں جنھوں نے یہ گناہ کیا کرایا ہے۔ ملک کے طول و عرض میں سرکاری اراضی پر کچی آبادیاں قائم ہو رہی ہیں مگر وہاں یہی پالیسی اپنائی جاتی ہے کہ وہاں کے باسیوں کو مالکانہ حقوق دے دیئے جاتے ہیں مساجد تو بدرجہ اولیٰ اس پالیسی کی حقدار ہیں۔ یہ درست ہے کہ پاکستان کے تمام حکمران' امریکہ کی سند خلافت پر حکمرانی کرتے رہے اور کر رہے ہیں لیکن امریکی سند' آسمانی سند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں' اسے حکومت دیتے ہیں اور جس سے چھیننا چاہتے ہیں' چھین لیتے ہیں اس لیے امریکی خوشنودی کے واسطے اسلامی مدارس اور مساجد کو گرانا اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے اور جس پر اللہ کا غضب ہوگا' اسے اور اس کی حکومت کو امریکہ نہیں بچا سکتا۔

(وما علینا الا البلاغ)

موت العالِم موت العالَم
مولانا عبدالغفار حسن کا سانحہ ارتحال

مورخہ 22 مارچ بروز جمعرات برصغیر پاک و ہند کے نامور عالم دین، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عبدالغفار حسن رحمانی طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون)

مولانا مرحوم کا شمار اساطین العلم اور شیخ الشیوخ میں ہوتا ہے جنہوں نے علمی، ادبی، اور دینی اعتبار سے بھرپور زندگی گزاری شیخ مرحوم اس خاندان کے چشم و چراغ ہیں جو ڈیڑھ سو سال سے دینی و علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے اور اب ان کے تمام صاحبزادگان اعلیٰ دینی تعلیمات یافتہ ہیں اور اکثر فضلائے مدینہ یونیورسٹی ہیں۔

رئیس الجامعہ نے مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں اپنے دوسرے خطبہ کے دوران مولانا مرحوم کی علمی و دینی خدمات کو بیان کیا اور کہا کہ ان کی وفات سے جو خلاء ہوا ہے اس کا پُر ہونا بڑا مشکل ہے نماز جمعہ کے بعد مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ بھی پڑھائی چونکہ مرحوم کی وفات رئیس الجامعہ کے دورہ سعودی عرب کے دوران ہوئی تھی اس لئے رئیس الجامعہ اس سے اگلے روز اسلام آباد میں ان کے صاحبزادے ڈاکٹر سہیل حسن (پروفیسر